

مولانا ابوالبلیان صاحب پشاور یونیورسٹی

”قاضی شریح الہندی عہد فاروقی کا ایک شہرہ آفاق جج“

اللہ پاک نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو جن مقدس حیثیتوں سے اس دنیا میں مبعوث فرمایا ان میں سے ایک یہ کہ آپ ”قاضی باحق“ تھے۔ یعنی فیصلے عدل و انصاف سے کرتے تھے۔ عام طور پر مشہور ہے کہ قضا کا محکمہ سب سے پہلے حضرت عمرؓ نے قائم کیا۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ عہدہ خود عہد نبوت میں قائم ہو چکا تھا۔ اور معاملات خصوصیت میں آخری فیصلہ آپ ہی کا نافذ ہوتا تھا۔ مملکت میں توسیع کے باعث جب ہر معاملہ کا فیصلہ آپ کے لئے خود کرنا مشکل ہو گیا تو آپ نے مختلف علاقوں میں اپنی جانب سے قاضی مقرر فرمائے۔ حضرت علیؓ اور حضرت معاذؓ کے بعد دیگرے مین کے قاضی بنائے گئے۔

حضرت ابو بکرؓ نے اپنے دور خلافت میں ان دو حضرات کو خدمت قضا پر مامور رکھا۔ اور حضرت عمرؓ قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) کے فرائض انجام دیتے رہے۔

حضرت عمرؓ کے دور خلافت میں جب اسلامی سلطنت کی حدود میں مزید توسیع ہوئی تو آپ نے مختلف علاقوں میں قضا مقرر کیے انہیں میں سے ایک قاضی شریح الہندی تھے۔

نام و نسب۔ کنیت ابو امیہ۔ نام شریح۔ اور سلسلہ نسب یہ ہے۔ شریح بن الحارث بن قیس بن الجهم۔

بن معاویہ بن عامر بن الراسخ بن الحارث بن معاویہ بن ثور بن مرثع بن کندہ الہندی۔

کندہ کا نام و نسب ایک روایت کے مطابق ثور بن مرثع بن مالک بن زبیر بن کھلان اور دوسری روایت کے مطابق ثور بن معن بن الحارث بن مرثع بن ادوس ہے۔

یہ نسلاً عرب نہ تھے بلکہ عجم کے ان خاندانوں میں سے تھے جو کندہ کے حلیف بن کویں میں آباد ہوئے تھے ان میں سوائے شریح کے کوئی نہیں آیا۔

قاضی شریح نے اگرچہ زمانہ جاہلیت پایا لیکن مشہور روایت کے مطابق حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت نصیب نہ ہوئی۔ اس لئے آپ حلیل القدر تابعین میں سے ہیں۔ ابن بسکن نے ایک خبر آپ سے روایت کی ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی ہے۔ اور وہ یہ کہ آپ نے فرمایا کہ میں حضور کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور عرض کیا۔ اے خدا کے رسول! میں میرے گھر کے متعدد افراد میں آپ نے ارشاد فرمایا۔ ان کو لے آؤ۔ میں ان کو لے آیا۔ تو حضور اس دنیا سے رحلت فرما چکے تھے۔ پہلی روایت زیادہ معتبر ہے یعنی یہ کہ نہ حضور کی زیارت ہوئی۔ اور نہ آپ سے روایت کی ہے۔

سات برس کے تھے کہ بصرہ تشریف لے گئے۔ حضرت عمرؓ کے زمانہ خلافت سے عبدالملک بن مروان کے دور تک قضا کے منصب پر فائز ہے۔ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ پچھتر برس تک اس منصب جلیلہ پر فائز رہے۔ ابن الزبیر کے زمانہ میں جب فتنوں کا آغاز ہوا۔ تو تین سال کے لئے معطل ہے۔ حجاج بن یوسف کے زمانہ میں مستعفی ہوئے۔ یہ آپ نے حضرت عمرؓ۔ حضرت علیؓ اور حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کی ہے۔ اور آپ سے شعبی بنخعی۔ عبدالعزیز بن رفیع اور محمد بن سیرین وغیرہم نے روایت کی ہیں۔ حدیث و فقہ کے ماہر اور بصرہ کے ممتاز حفاظ حدیث میں تھے۔ قیامہ شناس اور باکمال شاعر تھے۔ مزاج میں مزاج بھی تھا۔

عہدہ قضا پر تقرر | ایک مرتبہ حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے بشرط پسندیدگی ایک گھوڑا خریدا۔ اور اس کا امتحان کرنے کے لئے ایک سوار کو دے دیا۔ گھوڑا چوٹ کھا کر زخمی ہو گیا۔ حضرت عمرؓ نے چاہا کہ یہ واپس ہو جائے تو اچھا ہے۔ گھوڑے والے سے کہا کہ اپنا گھوڑا واپس لے لو۔ مالک نے انکار کیا۔ نزاعی صورت پیدا ہوئی۔ معاملہ شریح کے پاس آیا۔ آپ نے فیصلہ کیا اور حضرت عمرؓ سے کہا۔ ”اے امیر المومنین! یا تو آپ گھوڑے کو اسی حالت میں واپس دیں جس صورت میں آپ نے اس سے لیا تھا۔ اگر مالک سے اجازت لے کر سواری کرائی تھی تو گھوڑا واپس کیا جاسکتا ہے ورنہ نہیں۔“ اس فیصلہ پر حضرت عمرؓ نے ان کو کوفہ کا قاضی بنا دیا۔ اور فرمایا کہ یہ پہلا دن ہے کہ میں نے شریح کو پہچانے آپ مقدمات میں تاخیر نہ کرتے تھے | مسلمانوں کو قاضی شریح پر فخر ہے۔ کہ دنیا میں حصول انصاف کی راہ میں جتنی وقتیں۔ رکاوٹیں اور تکلیفیں پیش آتی ہیں انہوں نے اپنے دور قضا میں ان سب کو دور کرنے کی

کوششیں کیں۔ مقدمات کے فیصلے کرنے میں تاخیر کو کبھی گوارا نہ کیا۔ اگر کسی عذر کی وجہ سے عدالت جانے سے قاصر رہتے تو اپنے مکان ہی میں فیصلے کیا کرتے تھے۔

زکوان کہتے ہیں کہ جس روز آندھی اور بارش ہوتی تو آپ مقدمات کا فیصلہ اپنے گھر پر ہی کرتے۔
غیر جانٹے اور انصاف پسندی | آپ فیصلہ کرنے میں خویش و قارب۔ حاکم و محکوم اور مالدار و غریب کا لحاظ نہ رکھتے۔ اور نہ کسی خارجی یا داخلی دباؤ میں آتے۔

جابر عامر سے روایت کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے ایک لڑکے نے ایک ملزم کی ضمانت دی۔ وہ ملزم بھاگ گیا۔ آپ نے اپنے بیٹے کو جیل میں ڈال دیا اور جیل میں اس کے لئے کھانا بھیجتے تھے۔
 ابراہیم کہتے ہیں کہ آپ کے ایک اردلی نے کسی کو کوڑوں سے مارا۔ آپ نے اسی مضروب سے اسے کوڑے لگوائے۔

عامر کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ آپ کے ایک بیٹے نے آپ سے کہا۔ کہ میرا ایک آدمی کے ساتھ مقدمہ ہے۔ آپ اس پر نظر کریں۔ اگر میرا حق بنتا ہو تو میں اس کے خلاف دعویٰ کروں۔ اور اگر حق نہ بنتا ہو تو پھر نہ کروں۔ آپ نے فرمایا۔ بتاؤ کیا مقدمہ ہے؟ بیٹے نے بیان کیا۔ تو فرمایا۔ جا کر اس کے خلاف دعویٰ کرو۔ اس نے دعویٰ کیا۔ مقدمہ آپ کے پاس آیا۔ آپ نے بیٹے کے خلاف فیصلہ سنایا۔ جب گھر آئے تو بیٹے نے کہا کہ میں نے تو آپ سے پہلے کہا تھا کہ میرا حق نہ بنتا ہو تو میں دعویٰ نہ کروں۔ خواہ مخواہ آپ نے مجھے رسوا کیا۔ آپ نے کہا۔ ”اے میرے بیٹے۔ روئے زمین کے تمام انسانوں سے زیادہ تو مجھے عزیز ہے۔ لیکن خدا مجھے کچھ سے زیادہ عزیز ہے۔ اگر میں پہلے سے بتا دیتا تو تو اس کے ساتھ مصالحت کر لیتا اور اس کے بعض حقوق چھین لیتا۔“
شہادت میں سچائی کا فکرو استہام | تنازعات و مقدمات کو جو چیر۔ خراب کرتی ہے وہ جھوٹی شہادتیں

ہیں۔ قاضی شریح نے حتی الامکان ان کا انسداد کیا۔ ابن سیرین کا بیان ہے کہ شریح کو جب ثبوت کے گواہ مشکوک نظر آتے۔ مگر ان کی ظاہری صداقت پر کوئی گرفت بھی نہ ہو سکتی۔ تو وہ پہلے گواہوں سے کہتے کہ دیکھو میں نے تم کو طلب نہیں کیا۔ اگر تم واپس جانا چاہو تو جاسکتے ہو۔ میں تمہیں نہیں روکوں گا۔ تمہاری شہادت پر اس مقدمہ کا فیصلہ ہوگا۔ تمہاری شہادت سے میں بری الذمہ ہوں۔ پس تم کو خدا کے سامنے اس کی جواب دہی کرنی ہوگی۔

خفیہ تحقیقات کا طریقہ | قاضی شریح سے پہلے اسلامی عدالت میں خفیہ تحقیقات کا طریقہ رائج تھا۔

سب سے پہلے آپ نے اسی کو جاری کیا۔

بختری کہتے ہیں کہ وہ شریح کے پاس آئے اور کہا کہ یہ اس مقدمے میں آپ نے کیا فیصلہ کیا ہے۔ آپ نے فرمایا لوگوں نے جیسی گواہی دی۔ اس کے مطابق میں نے فیصلہ کر دیا۔ چونکہ یہ ایک نئی بات تھی۔ اس لئے لوگوں نے اس پر اعتراض کیا۔ کہ آپ نے یہ بدعت کیوں جاری کی۔ انہوں نے جواب دیا کہ جب لوگوں نے نئی نئی باتیں جاری کر دیں تو میں نے بھی نیا طریقہ جاری کر دیا۔ لوگوں نے حق پوشی اور جرائم کی نئی نئی صورتیں ایجاد کر دیں تو میں نے بھی تحقیقات کی نئی صورت اختیار کر لی۔

ثبوت کو قسم سے زیادہ اہمیت دیتے تھے | آپ تنازعات و مقدمات میں ثبوت کو قسم سے زیادہ اہم سمجھتے تھے۔ اور تنہا حلف کو زیادہ اہمیت نہ دیتے تھے۔ بلکہ ثبوت کے ساتھ قسم لیتے تھے۔ نیز قسم لینے کے بعد اگر مدعی گواہ پیش کرتا تو گواہ کے گواہی کے مطابق فیصلہ کرتے تھے۔ اور پہلے فیصلہ سے رجوع کرتے۔ محمد کا بیان ہے کہ ایک مقدمے میں ایک مدعی نے اپنے فریق سے قسم لی۔ اور قسم لینے کے بعد اس کے خلاف ثبوت پیش کیا۔ آپ نے فرمایا "عادل ثبوت جھوٹی قسم سے زیادہ بہتر ہے۔"

اس کے علاوہ مقدمہ فیصلہ کر دینے کے بعد اگر فریقین کچھ کہنا چاہتے تو انہیں اس کا موقع بھی دیتے تھے۔ اصف کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ میں شریح کی عدالت میں گیا۔ انہوں نے ایک شخص کے خلاف فیصلہ سنایا اس نے کہا جلدی نہ کیجئے میں کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ شریح نے اسے موقع دیا۔ جب وہ کہہ چکا تو آپ نے کہا۔ "کیا میں تمہیں چھوڑ دوں۔ تم نے بہت فضول باتیں کیں۔ تم نے جو کچھ کہا ہے اس پر ثبوت پیش کرو۔"

اپیل کا موقع | آپ خود اپنے فیصلے کے خلاف اپیل سننے کے لئے تیار رہتے۔ اور کہا کرتے تھے کہ جو شخص میرے فیصلے کے خلاف دعویٰ کرے تو میرا فیصلہ اس وقت تک قائم رہے گا جب تک مدعی اپنے دعویٰ کو ثابت کر دے۔ حق بہر حال میرے فیصلے کے مقابلہ میں زیادہ حق ہے۔

عزیز، قریب کی شہادت کا قانون | ابن ابی شیبہ کا بیان ہے کہ قاضی شریح نے عزیز کے مقابلہ میں عزیز کی شہادت کو ناقابل اعتبار قرار دیا تھا۔ اور یہ قانون بنایا کہ لڑکے کی شہادت باپ کے متعلق۔ اور باپ کی شہادت بیٹے کے متعلق۔ بیوی کی شہادت شوہر کے متعلق۔ شوہر کی شہادت بیوی کے متعلق۔ آقا کی شہادت غلام کے متعلق۔ غلام کی شہادت آقا کے متعلق۔ اجیر کی شہادت اس شخص کے متعلق جسے اس نے اجرت پر کسی کام کے لئے رکھا ہو قبول نہیں کی جاسکتی۔

ایک مرتبہ حضرت علیؑ نے ایک نصرانی کے خلاف مقدمہ دائر کیا۔ آپ نے حضرت علیؑ سے گواہ طلب کئے حضرت علیؑ نے اپنے بیٹے اور آزاد کردہ غلام قنبر کو حاضر کیا۔ آپ نے فرمایا کہ آپ کے بیٹے کی گواہی آپ کے

لئے درست نہیں اور دوسرا گواہ جو آزاد کردہ غلام ہے۔ اس ایک گواہ کی گواہی سے آپ کا دعویٰ ثابت نہیں ہوتا۔ نیز مخالفت، شریک اور مترود شخص کی گواہی کو بھی قبول نہیں کرتے تھے۔ چنانچہ ایک مرتبہ ان کی عدالت ایک گواہ کو جس کا نام ربیعہ تھا۔ پکارا گیا۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ پکارنے والے نے دوبارہ جھلا کر سے کافر کہہ کر پکارا۔ اس خطاب پر وہ بول اٹھا۔ شتریح نے کہا "تم نے خود کفر کا اقرار کر دیا ہے اس لئے ہماری شہادت قابل قبول نہیں۔"

الغرض قانون شہادت کو انہوں نے ایسا بے لاگ اور حق نواز بنا دیا تھا کہ امکانی حد تک جھوٹی گواہی کا انسداد کر دیا۔

خاندانی رسم و رواج کو اہمیت نہ دیتے تھے | آپ فصل خصوصیات میں خاندانی رسم و رواج کو کوئی اہمیت نہ دیتے تھے۔ محمد کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ چند غزالوں نے مقدمہ دائر کیا۔ ان میں سے کسی نے کہا کہ اس معاملہ میں ہمارا خاندانی رواج یہ رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ تمہارا خاندانی رواج تمہارے گھروں تک ہے۔ اگر اپنے گھروں میں اسلام لانا چاہتے ہو تو رسم و رواج کو باہر نکالو۔

آپ بھوک اور غصہ کی حالت میں فیصلہ نہ دیا کرتے تھے۔
خود گواہ نہ بننے | کسی مقدمہ میں آپ خود گواہ نہ بنتے۔ شعبی روایت کرتے ہیں کہ آپ فرمایا کرتے کہ یہ دو باتیں مجھ میں جمع نہیں ہو سکتیں، کہ میں قاضی بھی ہوں اور گواہ بھی۔
جب گھر سے عدالت جاتے تو فرمایا کرتے: "عنقریب ظالم اس حصے کو جان لے گا۔ جو اس نے کم کیا ہے اور ظالم کو سزا اور مظلوم کو مدد کا انتظار کرنا چاہئے۔"

آپ کی مہر | جابرہ قاسم سے روایت کرتے ہیں کہ آپ کی مہر میں دو شیر نقش تھے اور ان کے درمیان ایک خست تھا، اصل (مولے ابو عینہ) کہتے ہیں کہ شتریح کی مہر پر یہ نقش تھا "ان خاتم خیر من النطن" مہر ظن سے بہتر ہے
لباس | اسماعیل کا بیان ہے کہ میں نے دیکھا کہ قاضی شتریح اپنی عدالت میں فیصلے کرتے تھے۔ اور وہ ریشمی یا سیاہ رنگ کے بالوں کی چادر اوڑھے ہوتے تھے۔ یہ بھی روایت ہے کہ آپ پگڑی باندھتے تھے عمامہ کا شملہ بھیچے چھوڑ دیتے تھے۔ نماز کی حالت میں آپ اپنی چادر سے ہاتھ باہر نہ نکالتے اپنی چادر پر ہی سجدہ کر لیتے تھے۔

وفات | سال وفات اور عمر میں اختلاف ہے۔ ابن خلدون نے مندرجہ ذیل سال ذکر کئے ہیں۔ ۸۲ھ ۸۴ھ ۸۵ھ ۸۶ھ ۸۷ھ ۸۸ھ ۸۹ھ اور ۹۰ھ ۹۱ھ ۹۲ھ ۹۳ھ ۹۴ھ ۹۵ھ ۹۶ھ ۹۷ھ ۹۸ھ ۹۹ھ ۱۰۰ھ ۱۰۱ھ ۱۰۲ھ ۱۰۳ھ ۱۰۴ھ ۱۰۵ھ ۱۰۶ھ ۱۰۷ھ ۱۰۸ھ ۱۰۹ھ ۱۱۰ھ ۱۱۱ھ ۱۱۲ھ ۱۱۳ھ ۱۱۴ھ ۱۱۵ھ ۱۱۶ھ ۱۱۷ھ ۱۱۸ھ ۱۱۹ھ ۱۲۰ھ ۱۲۱ھ ۱۲۲ھ ۱۲۳ھ ۱۲۴ھ ۱۲۵ھ ۱۲۶ھ ۱۲۷ھ ۱۲۸ھ ۱۲۹ھ ۱۳۰ھ ۱۳۱ھ ۱۳۲ھ ۱۳۳ھ ۱۳۴ھ ۱۳۵ھ ۱۳۶ھ ۱۳۷ھ ۱۳۸ھ ۱۳۹ھ ۱۴۰ھ ۱۴۱ھ ۱۴۲ھ ۱۴۳ھ ۱۴۴ھ ۱۴۵ھ ۱۴۶ھ ۱۴۷ھ ۱۴۸ھ ۱۴۹ھ ۱۵۰ھ ۱۵۱ھ ۱۵۲ھ ۱۵۳ھ ۱۵۴ھ ۱۵۵ھ ۱۵۶ھ ۱۵۷ھ ۱۵۸ھ ۱۵۹ھ ۱۶۰ھ ۱۶۱ھ ۱۶۲ھ ۱۶۳ھ ۱۶۴ھ ۱۶۵ھ ۱۶۶ھ ۱۶۷ھ ۱۶۸ھ ۱۶۹ھ ۱۷۰ھ ۱۷۱ھ ۱۷۲ھ ۱۷۳ھ ۱۷۴ھ ۱۷۵ھ ۱۷۶ھ ۱۷۷ھ ۱۷۸ھ ۱۷۹ھ ۱۸۰ھ ۱۸۱ھ ۱۸۲ھ ۱۸۳ھ ۱۸۴ھ ۱۸۵ھ ۱۸۶ھ ۱۸۷ھ ۱۸۸ھ ۱۸۹ھ ۱۹۰ھ ۱۹۱ھ ۱۹۲ھ ۱۹۳ھ ۱۹۴ھ ۱۹۵ھ ۱۹۶ھ ۱۹۷ھ ۱۹۸ھ ۱۹۹ھ ۲۰۰ھ ۲۰۱ھ ۲۰۲ھ ۲۰۳ھ ۲۰۴ھ ۲۰۵ھ ۲۰۶ھ ۲۰۷ھ ۲۰۸ھ ۲۰۹ھ ۲۱۰ھ ۲۱۱ھ ۲۱۲ھ ۲۱۳ھ ۲۱۴ھ ۲۱۵ھ ۲۱۶ھ ۲۱۷ھ ۲۱۸ھ ۲۱۹ھ ۲۲۰ھ ۲۲۱ھ ۲۲۲ھ ۲۲۳ھ ۲۲۴ھ ۲۲۵ھ ۲۲۶ھ ۲۲۷ھ ۲۲۸ھ ۲۲۹ھ ۲۳۰ھ ۲۳۱ھ ۲۳۲ھ ۲۳۳ھ ۲۳۴ھ ۲۳۵ھ ۲۳۶ھ ۲۳۷ھ ۲۳۸ھ ۲۳۹ھ ۲۴۰ھ ۲۴۱ھ ۲۴۲ھ ۲۴۳ھ ۲۴۴ھ ۲۴۵ھ ۲۴۶ھ ۲۴۷ھ ۲۴۸ھ ۲۴۹ھ ۲۵۰ھ ۲۵۱ھ ۲۵۲ھ ۲۵۳ھ ۲۵۴ھ ۲۵۵ھ ۲۵۶ھ ۲۵۷ھ ۲۵۸ھ ۲۵۹ھ ۲۶۰ھ ۲۶۱ھ ۲۶۲ھ ۲۶۳ھ ۲۶۴ھ ۲۶۵ھ ۲۶۶ھ ۲۶۷ھ ۲۶۸ھ ۲۶۹ھ ۲۷۰ھ ۲۷۱ھ ۲۷۲ھ ۲۷۳ھ ۲۷۴ھ ۲۷۵ھ ۲۷۶ھ ۲۷۷ھ ۲۷۸ھ ۲۷۹ھ ۲۸۰ھ ۲۸۱ھ ۲۸۲ھ ۲۸۳ھ ۲۸۴ھ ۲۸۵ھ ۲۸۶ھ ۲۸۷ھ ۲۸۸ھ ۲۸۹ھ ۲۹۰ھ ۲۹۱ھ ۲۹۲ھ ۲۹۳ھ ۲۹۴ھ ۲۹۵ھ ۲۹۶ھ ۲۹۷ھ ۲۹۸ھ ۲۹۹ھ ۳۰۰ھ ۳۰۱ھ ۳۰۲ھ ۳۰۳ھ ۳۰۴ھ ۳۰۵ھ ۳۰۶ھ ۳۰۷ھ ۳۰۸ھ ۳۰۹ھ ۳۱۰ھ ۳۱۱ھ ۳۱۲ھ ۳۱۳ھ ۳۱۴ھ ۳۱۵ھ ۳۱۶ھ ۳۱۷ھ ۳۱۸ھ ۳۱۹ھ ۳۲۰ھ ۳۲۱ھ ۳۲۲ھ ۳۲۳ھ ۳۲۴ھ ۳۲۵ھ ۳۲۶ھ ۳۲۷ھ ۳۲۸ھ ۳۲۹ھ ۳۳۰ھ ۳۳۱ھ ۳۳۲ھ ۳۳۳ھ ۳۳۴ھ ۳۳۵ھ ۳۳۶ھ ۳۳۷ھ ۳۳۸ھ ۳۳۹ھ ۳۴۰ھ ۳۴۱ھ ۳۴۲ھ ۳۴۳ھ ۳۴۴ھ ۳۴۵ھ ۳۴۶ھ ۳۴۷ھ ۳۴۸ھ ۳۴۹ھ ۳۵۰ھ ۳۵۱ھ ۳۵۲ھ ۳۵۳ھ ۳۵۴ھ ۳۵۵ھ ۳۵۶ھ ۳۵۷ھ ۳۵۸ھ ۳۵۹ھ ۳۶۰ھ ۳۶۱ھ ۳۶۲ھ ۳۶۳ھ ۳۶۴ھ ۳۶۵ھ ۳۶۶ھ ۳۶۷ھ ۳۶۸ھ ۳۶۹ھ ۳۷۰ھ ۳۷۱ھ ۳۷۲ھ ۳۷۳ھ ۳۷۴ھ ۳۷۵ھ ۳۷۶ھ ۳۷۷ھ ۳۷۸ھ ۳۷۹ھ ۳۸۰ھ ۳۸۱ھ ۳۸۲ھ ۳۸۳ھ ۳۸۴ھ ۳۸۵ھ ۳۸۶ھ ۳۸۷ھ ۳۸۸ھ ۳۸۹ھ ۳۹۰ھ ۳۹۱ھ ۳۹۲ھ ۳۹۳ھ ۳۹۴ھ ۳۹۵ھ ۳۹۶ھ ۳۹۷ھ ۳۹۸ھ ۳۹۹ھ ۴۰۰ھ ۴۰۱ھ ۴۰۲ھ ۴۰۳ھ ۴۰۴ھ ۴۰۵ھ ۴۰۶ھ ۴۰۷ھ ۴۰۸ھ ۴۰۹ھ ۴۱۰ھ ۴۱۱ھ ۴۱۲ھ ۴۱۳ھ ۴۱۴ھ ۴۱۵ھ ۴۱۶ھ ۴۱۷ھ ۴۱۸ھ ۴۱۹ھ ۴۲۰ھ ۴۲۱ھ ۴۲۲ھ ۴۲۳ھ ۴۲۴ھ ۴۲۵ھ ۴۲۶ھ ۴۲۷ھ ۴۲۸ھ ۴۲۹ھ ۴۳۰ھ ۴۳۱ھ ۴۳۲ھ ۴۳۳ھ ۴۳۴ھ ۴۳۵ھ ۴۳۶ھ ۴۳۷ھ ۴۳۸ھ ۴۳۹ھ ۴۴۰ھ ۴۴۱ھ ۴۴۲ھ ۴۴۳ھ ۴۴۴ھ ۴۴۵ھ ۴۴۶ھ ۴۴۷ھ ۴۴۸ھ ۴۴۹ھ ۴۵۰ھ ۴۵۱ھ ۴۵۲ھ ۴۵۳ھ ۴۵۴ھ ۴۵۵ھ ۴۵۶ھ ۴۵۷ھ ۴۵۸ھ ۴۵۹ھ ۴۶۰ھ ۴۶۱ھ ۴۶۲ھ ۴۶۳ھ ۴۶۴ھ ۴۶۵ھ ۴۶۶ھ ۴۶۷ھ ۴۶۸ھ ۴۶۹ھ ۴۷۰ھ ۴۷۱ھ ۴۷۲ھ ۴۷۳ھ ۴۷۴ھ ۴۷۵ھ ۴۷۶ھ ۴۷۷ھ ۴۷۸ھ ۴۷۹ھ ۴۸۰ھ ۴۸۱ھ ۴۸۲ھ ۴۸۳ھ ۴۸۴ھ ۴۸۵ھ ۴۸۶ھ ۴۸۷ھ ۴۸۸ھ ۴۸۹ھ ۴۹۰ھ ۴۹۱ھ ۴۹۲ھ ۴۹۳ھ ۴۹۴ھ ۴۹۵ھ ۴۹۶ھ ۴۹۷ھ ۴۹۸ھ ۴۹۹ھ ۵۰۰ھ ۵۰۱ھ ۵۰۲ھ ۵۰۳ھ ۵۰۴ھ ۵۰۵ھ ۵۰۶ھ ۵۰۷ھ ۵۰۸ھ ۵۰۹ھ ۵۱۰ھ ۵۱۱ھ ۵۱۲ھ ۵۱۳ھ ۵۱۴ھ ۵۱۵ھ ۵۱۶ھ ۵۱۷ھ ۵۱۸ھ ۵۱۹ھ ۵۲۰ھ ۵۲۱ھ ۵۲۲ھ ۵۲۳ھ ۵۲۴ھ ۵۲۵ھ ۵۲۶ھ ۵۲۷ھ ۵۲۸ھ ۵۲۹ھ ۵۳۰ھ ۵۳۱ھ ۵۳۲ھ ۵۳۳ھ ۵۳۴ھ ۵۳۵ھ ۵۳۶ھ ۵۳۷ھ ۵۳۸ھ ۵۳۹ھ ۵۴۰ھ ۵۴۱ھ ۵۴۲ھ ۵۴۳ھ ۵۴۴ھ ۵۴۵ھ ۵۴۶ھ ۵۴۷ھ ۵۴۸ھ ۵۴۹ھ ۵۵۰ھ ۵۵۱ھ ۵۵۲ھ ۵۵۳ھ ۵۵۴ھ ۵۵۵ھ ۵۵۶ھ ۵۵۷ھ ۵۵۸ھ ۵۵۹ھ ۵۶۰ھ ۵۶۱ھ ۵۶۲ھ ۵۶۳ھ ۵۶۴ھ ۵۶۵ھ ۵۶۶ھ ۵۶۷ھ ۵۶۸ھ ۵۶۹ھ ۵۷۰ھ ۵۷۱ھ ۵۷۲ھ ۵۷۳ھ ۵۷۴ھ ۵۷۵ھ ۵۷۶ھ ۵۷۷ھ ۵۷۸ھ ۵۷۹ھ ۵۸۰ھ ۵۸۱ھ ۵۸۲ھ ۵۸۳ھ ۵۸۴ھ ۵۸۵ھ ۵۸۶ھ ۵۸۷ھ ۵۸۸ھ ۵۸۹ھ ۵۹۰ھ ۵۹۱ھ ۵۹۲ھ ۵۹۳ھ ۵۹۴ھ ۵۹۵ھ ۵۹۶ھ ۵۹۷ھ ۵۹۸ھ ۵۹۹ھ ۶۰۰ھ ۶۰۱ھ ۶۰۲ھ ۶۰۳ھ ۶۰۴ھ ۶۰۵ھ ۶۰۶ھ ۶۰۷ھ ۶۰۸ھ ۶۰۹ھ ۶۱۰ھ ۶۱۱ھ ۶۱۲ھ ۶۱۳ھ ۶۱۴ھ ۶۱۵ھ ۶۱۶ھ ۶۱۷ھ ۶۱۸ھ ۶۱۹ھ ۶۲۰ھ ۶۲۱ھ ۶۲۲ھ ۶۲۳ھ ۶۲۴ھ ۶۲۵ھ ۶۲۶ھ ۶۲۷ھ ۶۲۸ھ ۶۲۹ھ ۶۳۰ھ ۶۳۱ھ ۶۳۲ھ ۶۳۳ھ ۶۳۴ھ ۶۳۵ھ ۶۳۶ھ ۶۳۷ھ ۶۳۸ھ ۶۳۹ھ ۶۴۰ھ ۶۴۱ھ ۶۴۲ھ ۶۴۳ھ ۶۴۴ھ ۶۴۵ھ ۶۴۶ھ ۶۴۷ھ ۶۴۸ھ ۶۴۹ھ ۶۵۰ھ ۶۵۱ھ ۶۵۲ھ ۶۵۳ھ ۶۵۴ھ ۶۵۵ھ ۶۵۶ھ ۶۵۷ھ ۶۵۸ھ ۶۵۹ھ ۶۶۰ھ ۶۶۱ھ ۶۶۲ھ ۶۶۳ھ ۶۶۴ھ ۶۶۵ھ ۶۶۶ھ ۶۶۷ھ ۶۶۸ھ ۶۶۹ھ ۶۷۰ھ ۶۷۱ھ ۶۷۲ھ ۶۷۳ھ ۶۷۴ھ ۶۷۵ھ ۶۷۶ھ ۶۷۷ھ ۶۷۸ھ ۶۷۹ھ ۶۸۰ھ ۶۸۱ھ ۶۸۲ھ ۶۸۳ھ ۶۸۴ھ ۶۸۵ھ ۶۸۶ھ ۶۸۷ھ ۶۸۸ھ ۶۸۹ھ ۶۹۰ھ ۶۹۱ھ ۶۹۲ھ ۶۹۳ھ ۶۹۴ھ ۶۹۵ھ ۶۹۶ھ ۶۹۷ھ ۶۹۸ھ ۶۹۹ھ ۷۰۰ھ ۷۰۱ھ ۷۰۲ھ ۷۰۳ھ ۷۰۴ھ ۷۰۵ھ ۷۰۶ھ ۷۰۷ھ ۷۰۸ھ ۷۰۹ھ ۷۱۰ھ ۷۱۱ھ ۷۱۲ھ ۷۱۳ھ ۷۱۴ھ ۷۱۵ھ ۷۱۶ھ ۷۱۷ھ ۷۱۸ھ ۷۱۹ھ ۷۲۰ھ ۷۲۱ھ ۷۲۲ھ ۷۲۳ھ ۷۲۴ھ ۷۲۵ھ ۷۲۶ھ ۷۲۷ھ ۷۲۸ھ ۷۲۹ھ ۷۳۰ھ ۷۳۱ھ ۷۳۲ھ ۷۳۳ھ ۷۳۴ھ ۷۳۵ھ ۷۳۶ھ ۷۳۷ھ ۷۳۸ھ ۷۳۹ھ ۷۴۰ھ ۷۴۱ھ ۷۴۲ھ ۷۴۳ھ ۷۴۴ھ ۷۴۵ھ ۷۴۶ھ ۷۴۷ھ ۷۴۸ھ ۷۴۹ھ ۷۵۰ھ ۷۵۱ھ ۷۵۲ھ ۷۵۳ھ ۷۵۴ھ ۷۵۵ھ ۷۵۶ھ ۷۵۷ھ ۷۵۸ھ ۷۵۹ھ ۷۶۰ھ ۷۶۱ھ ۷۶۲ھ ۷۶۳ھ ۷۶۴ھ ۷۶۵ھ ۷۶۶ھ ۷۶۷ھ ۷۶۸ھ ۷۶۹ھ ۷۷۰ھ ۷۷۱ھ ۷۷۲ھ ۷۷۳ھ ۷۷۴ھ ۷۷۵ھ ۷۷۶ھ ۷۷۷ھ ۷۷۸ھ ۷۷۹ھ ۷۸۰ھ ۷۸۱ھ ۷۸۲ھ ۷۸۳ھ ۷۸۴ھ ۷۸۵ھ ۷۸۶ھ ۷۸۷ھ ۷۸۸ھ ۷۸۹ھ ۷۹۰ھ ۷۹۱ھ ۷۹۲ھ ۷۹۳ھ ۷۹۴ھ ۷۹۵ھ ۷۹۶ھ ۷۹۷ھ ۷۹۸ھ ۷۹۹ھ ۸۰۰ھ ۸۰۱ھ ۸۰۲ھ ۸۰۳ھ ۸۰۴ھ ۸۰۵ھ ۸۰۶ھ ۸۰۷ھ ۸۰۸ھ ۸۰۹ھ ۸۱۰ھ ۸۱۱ھ ۸۱۲ھ ۸۱۳ھ ۸۱۴ھ ۸۱۵ھ ۸۱۶ھ ۸۱۷ھ ۸۱۸ھ ۸۱۹ھ ۸۲۰ھ ۸۲۱ھ ۸۲۲ھ ۸۲۳ھ ۸۲۴ھ ۸۲۵ھ ۸۲۶ھ ۸۲۷ھ ۸۲۸ھ ۸۲۹ھ ۸۳۰ھ ۸۳۱ھ ۸۳۲ھ ۸۳۳ھ ۸۳۴ھ ۸۳۵ھ ۸۳۶ھ ۸۳۷ھ ۸۳۸ھ ۸۳۹ھ ۸۴۰ھ ۸۴۱ھ ۸۴۲ھ ۸۴۳ھ ۸۴۴ھ ۸۴۵ھ ۸۴۶ھ ۸۴۷ھ ۸۴۸ھ ۸۴۹ھ ۸۵۰ھ ۸۵۱ھ ۸۵۲ھ ۸۵۳ھ ۸۵۴ھ ۸۵۵ھ ۸۵۶ھ ۸۵۷ھ ۸۵۸ھ ۸۵۹ھ ۸۶۰ھ ۸۶۱ھ ۸۶۲ھ ۸۶۳ھ ۸۶۴ھ ۸۶۵ھ ۸۶۶ھ ۸۶۷ھ ۸۶۸ھ ۸۶۹ھ ۸۷۰ھ ۸۷۱ھ ۸۷۲ھ ۸۷۳ھ ۸۷۴ھ ۸۷۵ھ ۸۷۶ھ ۸۷۷ھ ۸۷۸ھ ۸۷۹ھ ۸۸۰ھ ۸۸۱ھ ۸۸۲ھ ۸۸۳ھ ۸۸۴ھ ۸۸۵ھ ۸۸۶ھ ۸۸۷ھ ۸۸۸ھ ۸۸۹ھ ۸۹۰ھ ۸۹۱ھ ۸۹۲ھ ۸۹۳ھ ۸۹۴ھ ۸۹۵ھ ۸۹۶ھ ۸۹۷ھ ۸۹۸ھ ۸۹۹ھ ۹۰۰ھ ۹۰۱ھ ۹۰۲ھ ۹۰۳ھ ۹۰۴ھ ۹۰۵ھ ۹۰۶ھ ۹۰۷ھ ۹۰۸ھ ۹۰۹ھ ۹۱۰ھ ۹۱۱ھ ۹۱۲ھ ۹۱۳ھ ۹۱۴ھ ۹۱۵ھ ۹۱۶ھ ۹۱۷ھ ۹۱۸ھ ۹۱۹ھ ۹۲۰ھ ۹۲۱ھ ۹۲۲ھ ۹۲۳ھ ۹۲۴ھ ۹۲۵ھ ۹۲۶ھ ۹۲۷ھ ۹۲۸ھ ۹۲۹ھ ۹۳۰ھ ۹۳۱ھ ۹۳۲ھ ۹۳۳ھ ۹۳۴ھ ۹۳۵ھ ۹۳۶ھ ۹۳۷ھ ۹۳۸ھ ۹۳۹ھ ۹۴۰ھ ۹۴۱ھ ۹۴۲ھ ۹۴۳ھ ۹۴۴ھ ۹۴۵ھ ۹۴۶ھ ۹۴۷ھ ۹۴۸ھ ۹۴۹ھ ۹۵۰ھ ۹۵۱ھ ۹۵۲ھ ۹۵۳ھ ۹۵۴ھ ۹۵۵ھ ۹۵۶ھ ۹۵۷ھ ۹۵۸ھ ۹۵۹ھ ۹۶۰ھ ۹۶۱ھ ۹۶۲ھ ۹۶۳ھ ۹۶۴ھ ۹۶۵ھ ۹۶۶ھ ۹۶۷ھ ۹۶۸ھ ۹۶۹ھ ۹۷۰ھ ۹۷۱ھ ۹۷۲ھ ۹۷۳ھ ۹۷۴ھ ۹۷۵ھ ۹۷۶ھ ۹۷۷ھ ۹۷۸ھ ۹۷۹ھ ۹۸۰ھ ۹۸۱ھ ۹۸۲ھ ۹۸۳ھ ۹۸۴ھ ۹۸۵ھ ۹۸۶ھ ۹۸۷ھ ۹۸۸ھ ۹۸۹ھ ۹۹۰ھ ۹۹۱ھ ۹۹۲ھ ۹۹۳ھ ۹۹۴ھ ۹۹۵ھ ۹۹۶ھ ۹۹۷ھ ۹۹۸ھ ۹۹۹ھ ۱۰۰۰ھ ۱۰۰۱ھ ۱۰۰۲ھ ۱۰۰۳ھ ۱۰۰۴ھ ۱۰۰۵ھ ۱۰۰۶ھ ۱۰۰۷ھ ۱۰۰۸ھ ۱۰۰۹ھ ۱۰۱۰ھ ۱۰۱۱ھ ۱۰۱۲ھ ۱۰۱۳ھ ۱۰۱۴ھ ۱۰۱۵ھ ۱۰۱۶ھ ۱۰۱۷ھ ۱۰۱۸ھ ۱۰۱۹ھ ۱۰۲۰ھ ۱۰۲۱ھ ۱۰۲۲ھ ۱۰۲۳ھ ۱۰۲۴ھ ۱۰۲۵ھ ۱۰۲۶ھ ۱۰۲۷ھ ۱۰۲۸ھ ۱۰۲۹ھ ۱۰۳۰ھ ۱۰۳۱ھ ۱۰۳۲ھ ۱۰۳۳ھ ۱۰۳۴ھ ۱۰۳۵ھ ۱۰۳۶ھ ۱۰۳۷ھ ۱۰۳۸ھ ۱۰۳۹ھ ۱۰۴۰ھ ۱۰۴۱ھ ۱۰۴۲ھ ۱۰۴۳ھ ۱۰۴۴ھ ۱۰۴۵ھ ۱۰۴۶ھ ۱۰۴۷ھ ۱۰۴۸ھ ۱۰۴۹ھ ۱۰۵۰ھ ۱۰۵۱ھ ۱۰۵۲ھ ۱۰۵۳ھ ۱۰۵۴ھ ۱۰۵۵ھ ۱۰۵۶ھ ۱۰۵۷ھ ۱۰۵۸ھ ۱۰۵۹ھ ۱۰۶۰ھ ۱۰۶۱ھ ۱۰۶۲ھ ۱۰۶۳ھ ۱۰۶۴ھ ۱۰۶۵ھ ۱۰۶۶ھ ۱۰۶۷ھ ۱۰۶۸ھ ۱۰۶۹ھ ۱۰۷۰ھ ۱۰۷۱ھ ۱۰۷۲ھ ۱۰۷۳ھ ۱۰۷۴ھ ۱۰۷۵ھ ۱۰۷۶ھ ۱۰۷۷ھ ۱۰۷۸ھ ۱۰۷۹ھ ۱۰۸۰ھ ۱۰۸۱ھ ۱۰۸۲ھ ۱۰۸۳ھ ۱۰۸۴ھ ۱۰۸۵ھ ۱۰۸۶ھ ۱۰۸۷ھ ۱۰۸۸ھ ۱۰۸۹ھ ۱۰۹۰ھ ۱۰۹۱ھ ۱۰۹۲ھ ۱۰۹۳ھ ۱۰۹۴ھ ۱۰۹۵ھ ۱۰۹۶ھ ۱۰۹۷ھ ۱۰۹۸ھ ۱۰۹۹ھ ۱۱۰۰ھ ۱۱۰۱ھ ۱۱۰۲ھ ۱۱۰۳ھ ۱۱۰۴ھ ۱۱۰۵ھ ۱۱۰۶ھ ۱۱۰۷ھ ۱۱۰۸ھ ۱۱۰۹ھ ۱۱۱۰ھ ۱۱۱۱ھ ۱۱۱۲ھ ۱۱۱۳ھ ۱۱۱۴ھ ۱۱۱۵ھ ۱۱۱۶ھ ۱۱۱۷ھ ۱۱۱۸ھ ۱۱۱۹ھ ۱۱۲۰ھ ۱۱۲۱ھ ۱۱۲۲ھ ۱۱۲۳ھ ۱۱۲۴ھ ۱۱۲۵ھ ۱۱۲۶ھ ۱۱۲۷ھ ۱۱۲۸ھ ۱۱۲۹ھ ۱۱۳۰ھ ۱۱۳۱ھ ۱۱۳۲ھ ۱۱۳۳ھ ۱۱۳۴ھ ۱۱۳۵ھ ۱۱۳۶ھ ۱۱۳۷ھ ۱۱۳۸ھ ۱۱۳۹ھ ۱۱۴۰ھ ۱۱۴۱ھ ۱۱۴۲ھ ۱۱۴۳ھ ۱۱۴۴ھ ۱۱۴۵ھ ۱۱۴۶ھ ۱۱۴۷ھ ۱۱۴۸ھ ۱۱۴۹ھ ۱۱۵۰ھ ۱۱۵۱ھ ۱۱۵۲ھ ۱۱۵۳ھ ۱۱۵۴ھ ۱۱۵۵ھ ۱۱۵۶ھ ۱۱۵۷ھ ۱۱۵۸ھ ۱۱۵۹ھ ۱۱۶۰ھ ۱۱۶۱ھ ۱۱۶۲ھ ۱۱۶۳ھ ۱۱۶۴ھ ۱۱۶۵ھ ۱۱۶۶ھ ۱۱۶۷ھ ۱۱۶۸ھ ۱۱۶۹ھ ۱۱۷۰ھ ۱۱۷۱ھ ۱۱۷۲ھ ۱۱۷۳ھ ۱۱۷۴ھ ۱۱۷۵ھ ۱۱۷۶ھ ۱۱۷۷ھ ۱۱۷۸ھ ۱۱۷۹ھ ۱۱۸۰ھ ۱۱۸۱ھ ۱۱۸۲ھ ۱۱۸۳ھ ۱۱۸۴ھ ۱۱۸۵ھ ۱۱۸۶ھ ۱۱۸۷ھ ۱۱۸۸ھ ۱۱۸۹ھ ۱۱۹۰ھ ۱۱۹۱ھ ۱۱۹۲ھ ۱۱۹۳ھ ۱۱۹۴ھ ۱۱۹۵ھ ۱۱۹۶ھ ۱۱۹۷ھ ۱۱۹۸ھ ۱۱۹۹ھ ۱۲۰۰ھ ۱۲۰۱ھ ۱۲۰۲ھ ۱۲۰۳ھ ۱۲۰۴ھ ۱۲۰۵ھ ۱۲۰۶ھ ۱۲۰۷ھ ۱۲۰۸ھ ۱۲۰۹ھ ۱۲۱۰ھ ۱۲۱۱ھ ۱۲۱۲ھ ۱۲۱۳ھ ۱۲۱۴ھ ۱۲۱۵ھ ۱۲۱۶ھ ۱۲۱۷ھ ۱۲۱۸ھ ۱۲۱۹ھ ۱۲۲۰ھ ۱۲۲۱ھ ۱۲۲۲ھ ۱۲۲۳ھ ۱۲۲۴ھ ۱۲۲۵ھ ۱۲۲۶ھ ۱۲۲۷ھ ۱۲۲۸ھ ۱۲۲۹ھ ۱۲۳۰ھ ۱۲۳۱ھ ۱۲۳۲ھ ۱۲۳۳ھ ۱۲۳۴ھ ۱۲۳۵ھ ۱۲۳۶ھ ۱۲۳۷ھ ۱۲۳۸ھ ۱۲۳۹ھ ۱۲۴۰ھ ۱۲۴۱ھ ۱۲۴۲ھ ۱۲۴۳ھ ۱۲۴۴ھ ۱۲۴۵ھ ۱۲۴۶ھ ۱۲۴۷ھ ۱۲۴۸ھ ۱۲۴۹ھ ۱۲۵۰ھ ۱۲۵۱ھ ۱۲۵۲ھ ۱۲۵۳ھ ۱۲۵۴ھ ۱۲۵۵ھ ۱۲۵۶ھ ۱۲۵۷ھ ۱۲۵۸ھ ۱۲۵۹ھ ۱۲۶۰ھ ۱۲۶۱ھ ۱۲۶۲ھ ۱۲۶۳ھ ۱۲۶۴ھ ۱۲۶۵ھ ۱۲۶۶ھ ۱۲۶۷ھ ۱۲۶۸ھ ۱۲۶۹ھ ۱۲۷۰ھ ۱۲۷۱ھ ۱۲۷۲ھ ۱۲۷۳ھ ۱۲۷۴ھ ۱۲۷۵ھ ۱۲۷۶ھ ۱۲۷۷ھ ۱۲۷۸ھ ۱۲۷۹ھ ۱۲۸۰ھ ۱۲۸۱ھ ۱۲۸۲ھ ۱۲۸۳ھ ۱۲۸۴ھ ۱۲۸۵ھ ۱۲۸۶ھ ۱۲۸۷ھ ۱۲۸۸ھ ۱۲۸۹ھ ۱۲۹۰ھ ۱۲۹۱ھ ۱۲۹۲ھ ۱۲۹۳ھ ۱۲۹۴ھ ۱۲۹۵ھ ۱۲۹۶ھ ۱۲۹۷ھ ۱۲۹۸ھ ۱۲۹۹ھ ۱۳۰۰ھ ۱۳۰۱ھ ۱۳۰۲ھ ۱۳۰۳ھ ۱۳۰۴ھ ۱۳۰۵ھ ۱۳۰۶ھ ۱۳۰۷ھ ۱۳۰۸ھ ۱۳۰۹ھ ۱۳۱۰ھ ۱۳۱۱ھ ۱۳۱۲ھ ۱۳۱۳ھ ۱۳۱۴ھ ۱۳۱۵ھ ۱۳۱۶ھ ۱۳۱۷ھ ۱۳۱۸ھ ۱۳۱۹ھ ۱۳۲۰ھ ۱۳۲۱ھ ۱۳۲۲ھ ۱۳۲۳ھ ۱۳۲۴ھ ۱۳۲۵ھ ۱۳۲۶ھ ۱۳۲۷ھ ۱۳۲۸ھ ۱۳۲۹ھ ۱۳۳۰ھ ۱۳۳۱ھ ۱۳۳۲ھ ۱۳۳۳ھ ۱۳۳۴ھ ۱۳۳۵ھ ۱۳۳۶ھ ۱۳۳۷ھ ۱۳۳۸ھ ۱۳۳۹ھ ۱۳۴۰ھ ۱۳۴۱ھ ۱۳۴۲ھ ۱۳۴۳ھ ۱۳۴۴ھ ۱۳۴۵ھ ۱۳۴۶ھ ۱۳۴۷ھ ۱۳۴۸ھ ۱۳۴۹ھ ۱۳۵۰ھ ۱۳۵۱ھ ۱۳۵۲ھ ۱۳۵۳ھ ۱۳۵۴ھ ۱۳۵۵ھ ۱۳۵۶ھ ۱۳۵۷ھ ۱۳۵۸ھ ۱۳۵۹ھ ۱۳۶۰ھ ۱۳۶۱ھ ۱۳۶۲ھ ۱۳۶۳ھ ۱۳۶۴ھ ۱۳۶۵ھ ۱۳۶۶ھ ۱۳۶۷ھ ۱۳۶۸ھ ۱۳۶۹ھ ۱۳۷۰ھ ۱۳۷۱ھ ۱۳۷۲ھ ۱۳۷۳ھ ۱۳۷۴ھ ۱۳۷۵ھ ۱۳۷۶ھ ۱۳۷۷ھ ۱۳۷۸ھ ۱۳۷۹ھ ۱۳۸۰ھ ۱۳۸۱ھ ۱۳۸۲ھ ۱۳۸۳ھ ۱۳۸۴ھ ۱۳۸۵ھ ۱۳۸۶ھ ۱۳۸۷ھ ۱۳۸۸ھ ۱۳۸۹ھ ۱۳۹۰ھ ۱۳۹۱ھ ۱۳۹۲ھ ۱۳۹۳ھ ۱۳۹۴ھ

کمپنیل ڈیولپمنٹ اتھارٹی

ورکس ڈویژن نمبر IV

پری کوالیفیکیشن نوٹس

کام کا نام :۔۔ حج کمپلیکس - آئی - ۱۲ - اسلام آباد

الف۔ برائے انفراسٹرکچر بشمول سڑکیں تخمیناً لاگت ۲۵,۰۰۰ ملین روپے

ب۔ برائے بلڈنگز تخمیناً لاگت ۲۵,۰۰۰ ملین روپے

سی ڈی اے اور دوسرے سرکاری محکمہ جات کے ٹھیکیداروں کی موزوں کلاس میں اندراج کے حامل ٹھیکیداروں سے پیشگی اہلیت کے لئے درخواستیں درج ذیل معلومات کے ہمراہ مطلوب ہیں۔

- ۱۔ فرم کا نام
- ۲۔ پاکستان کے کسی شیڈول بینک کا جاری کردہ مالی حالت کا سرٹیفکیٹ
- ۳۔ موجودہ ٹولز اور پلانٹ
- ۴۔ ٹیکنیکل سٹاف کی بھرتی مع ان کا بائیو ڈاٹا۔

مکمل کردہ کاموں کے متعلق درج ذیل معلومات

- | | |
|---|---|
| (i) تخمیناً لاگت | (ii) ٹھیکے کی رقم |
| (iii) مکمل کرنے کی میعاد | (iv) متعلقہ محکمے سے کارکردگی کا سرٹیفکیٹ |
| (v) چائے و قورع | (vi) مکمل کرنے کا سال |
| (vii) تفصیل ثالثی اور تنازعات اگر کوئی ہوں۔ | |

درخواستیں زیر دستخطی کے دفتر واقع دوکان نمبر ۴ - بازار نمبر ۸ جی ۴/۶ اسلام آباد میں ۷ مارچ ۱۹۸۵ء تک موصول ہونی چاہئیں۔ ۷ مارچ ۸۵ء کے بعد کسی درخواست پر غور نہیں کیا جائے گا۔

محمد عاشق چوہدری

ڈپٹی ڈائریکٹر ورکس ڈویژن IV

سی ڈی اے اسلام آباد فون ۲۹۵۴۲

(PID (i) ۳۶۹۱/۱)